سوال

(536) حقیقی باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نسبت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث میں ہے : ''جواپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نسبت کرتا ہے تو اللہ تعالی اس پر جنت حرام کر دیتا ہے ، یہ حدیث کہاں ہے ، اس کی نشاندہی کریں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت میں والد گرامی کی بہت اہمیت ہے ، اس سے روگردانی کو کفر قرار دیا گیا ہے ، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا : ''اپنے باپ دادا سے بے رغبتی کا اظہار نہ کرو ، جب انسان اپنے باپ سے بے رغبتی کرتا ہے تو اس کا یہ کام کفر ہے ۔ ''[1] اس سے بڑھ کر جرم یہ ہے کہ انسان اپنے اصل باپ کے سوا کسی دوسرے آدمی کو اپنا باپ قرار دے لے ، اس کے متعلق حدیث میں بہت وعید آئی ہے ، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''جو شخص اپنے والد کے سوا کسی دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرتا ہے تو وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو پانچ صد سال کے فاصلے سے محسوس ہوگی ۔ ''[2]

جنت کی خوشبو نہ پانے کا مطلب یہ ہے کہ جنت میں ہر گز داخل نہیں ہوگا بلکہ جنت کے قریب بھی نہیں پہنچ سکے گا ، یعنی وہ جہنم میں جائے گا ۔ چنانچہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''جو شخص اپنے باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو باپ بنانے کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ دوسرا اس کا باپ نہیں ، اس پر جنت حرام ہے ۔ [3]

ایک روایت میں اسے اللہ کے ساتھ کفر قرار دیا گیا ہے ۔ [4] دوسری روایت میں اسے بہت بڑا بہتان کہا گیا ہے ۔ [5]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''جو شخص اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف نسبت کرے اس پر اللہ کی ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے ۔ ''[6]

بعض دفعہ بہو اپنے سسر کو ''ابو '' کہہ دیتی ہے یا پیار سے کسی کو بیٹا کہہ دیا جاتا ہے ، یہ اس وعید میں شامل نہیں ۔ حرمت اس وقت ہے جب اس مصنوعی رشتے کو اصلی رشتے کا مقام دینے کی کوشش کی جائے یا باپ کو حقیر خیال کرتے ہوئے اپنی نسبت کسی دوسرے کی طرف کی جائے ۔ بہر حال سوال میں ذکر کردہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ کتب حدیث میں آئی ہے جس کی تفصیل بیان کر دی گئی ہے ۔

[1] صحیح بخاری، الفرائض: ٦٧٦٨۔

[2] ابن ماجہ، الحدود: ٢٦١١۔

[3] صحیح بخاری، الفرائض: ٦٧٦٦۔

[4] صحیح بخاری، المناقب: ٣٥٠٨۔

[5] صحیح بخاری، المناقب: ٣٥٠٩۔

[6] ابن ماجہ، الحدود: ٢٦٠٩۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:463

محدث فتویٰ